کسی کے گھر جھانکنے کا حکم اور ایک حدیث پاک کی شرح

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0500

تاریخ اجراء: 26 رجب المرجب 1446ھ / 27 جنوری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک پوسٹ وائرل کی گئی، جس کی ہیڈنگ میں لکھا تھا "کسی کے گھر میں جھانکنے کی مذمت" پھر اس میں صحیح بخاری شریف کے حوالے سے یہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لکھا تھا "اگر کوئی شخص تیرے گھر میں (کسی سوراخ وغیرہ سے) تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے"

مجھے یہ پوچھنا ہے کہ کیا یہ حدیث یا اس طرح کی کوئی حدیث بخاری میں موجود ہے؟ اور اگر ہے تو اس کا ظاہری معنٰی جو سمجھ آرہا ہے، یعنی کسی کو کنکر یا کوئی چیز آنکھ پر مارنا! تو کیا یہی مراد ہے؟ برائے کرم اس حوالے سے آگاہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلام ایک کامل دینِ فطرت ہے، یہ جس طرح عبادات اور اس کے طریقوں کی رہنمائی کرتا ہے، ٹھیک اسی طرح زندگی کے دیگر معاملات، اخلاقیات اور آداب معاشرت بھی سکھاتا ہے، انہیں میں سے ایک اہم تعلیم "کسی کے گھر میں دیکھنے سے پہلے اس کو مطلع کرنا اور اس کی اجازت حاصل کرلینا" بھی ہے، اس کی وجہ ہر عقلمند پر واضح ہے کہ انسان اپنے گھر میں کبھی بے تکلفی کی حالت میں ہوتا ہے اور اتنا خاص پردے کا کوئی اہتمام نہیں کرتا، جتنا وہ جلوت میں کرتا ہے، لہٰذا اگر کوئی اچانک گھر میں دیکھے گا یا داخل ہوگا تو گھر والوں کے ستر پر نظر پڑنے اور بے پردگی ہونے کا قوی اندیشہ ہے، اسی لئے کسی کے گھر میں بلاوجہ شرعی اس کی اجازت کے بغیر جان بوجھ کر جھانکنا شرعاً ممنوع ہے۔ اس حوالے سے احادیث طیبہ میں واضح تعلیمات موجود ہیں اور سوال میں ذکر کردہ حدیث پاک آدابِ معاشرت کی انہیں تعلیمات کے سلسلے کی ایک کڑی ہے، جو مختلف الفاظ کے ساتھ صحیح بخاری شریف سمیت متعدد کتب احادیث میں موجود ہے۔

لیکن یہاں یہ یاد رہے کہ بسا اوقات احادیث مبارکہ میں کسی فعل کی قباحت وشناعت کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے سخت ممانعت اور ڈانٹ والے الفاظ ذکر کیے جاتے ہیں، جن سے ان کا ظاہری معنیٰ ومفہوم مراد نہیں ہوتا بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان سخت الفاظ کو سن کر اس فعل شنیع کی برائی کو سمجھیں اور اس سے باز رہیں، انہیں احادیث مبارکہ میں سے ایک سوال میں ذکر کردہ حدیث پاک ہے، جس کا مقصود ہرگز یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی کسی کے گھر میں بلا اجازت جھانکے تو اس کی آنکھ میں کنکر یا کوئی چیز مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے کہ یہ تو شرعاً خود ممنوع ہے، بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سخت ممانعت فرمانے اور ڈانٹ ڈپٹ کیلئے ہے یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سخت انداز میں اس لئے ممانعت فرمائی تاکہ لوگ اس فعل شنیع کی قباحت کو سمجھیں اور اس کو سمجھ کر اس فعل سے باز رہیں، لہٰذا اس حدیث پر یوں تو عمل کیا جائے گا کہ لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت جھانکنے والے کو سختی سے روکا جائے، لیکن آنکھ پھوڑنا یا اس کو قتل کرنا، اس کی بہر حال اجازت نہیں۔

کسی کے گھر میں بلا اجازت جھانکنے کی مذمت سے متعلق احادیث طیبہ:

صحیح بخاری شریف میں ہے: ”عن أبي هريرة، قال: قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم: «لو أن امرأ اطلع عليك بغير إذن فخذفته بعصاة ففقأت عينه، لم يكن عليك جناح“ ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں تم سے اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (صحیح البخاری، ج 09، ص 11، دار طوق النجاۃ)

صحیح مسلم شریف میں ہے: ”عن ابن شهاب، أن سهل بن سعد الساعدي، أخبره أن رجلا اطلع في جحر في باب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به رأسه، فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لو أعلم أنك تنتظرني لطعنت به في عينك» وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إنما جعل الإذن من أجل البصر“ ترجمہ: امام ابن شہاب سے مروی ہے، انہیں حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ سر میں کھجلی فرما رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو

میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ طلبِ اجازت کا حکم نگاہ کی حفاظت ہی کیلئے ہے۔(صحيح مسلم، ج 03، ص 1698، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

سنن ترمذی شریف میں ہے:"عن أبي ذر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من كشف سترا فأدخل بصره في البيت قبل أن يؤذن له فرأى عورة أهله فقد أتى حدا لا يحل له أن يأتيه، لو أنه حين أدخل بصره استقبله رجل ففقأ عينيه ما عيرت عليه، وإن مر الرجل على باب لا ستر له غير مغلق فنظر فلا خطيئة عليه، إنما الخطيئة على أهل البيت"ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتر کو دیکھا، اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا، حتّٰی کہ اس کے دیکھنے کے وقت اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دیتا تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دِلاتا اور اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور وہ کھُلا ہوا بھی تھا، لہٰذا اُس نے (بِلا قَصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔(سنن الترمذی، ج 05، ص 63، مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

احادیثِ مذکورہ کا معنی و مفہوم:

عمدۃ القاری میں ہے:"إنما شرع الاستئذان لأجل أن لا يقع البصر على عورة أهل البيت ولئلا يطلع على أحوالهم۔۔۔ وهذا مخصوص بمن تعمد النظر وإذا وقع ذلك منه من غير قصد فلا حرج عليه" ترجمہ: اجازت طلب کرنے کا حکم اس لئے ہے تا کہ اس کی نگاہ گھر والوں کے پردے کے مقامات پر نہ پڑ جائے اور اس لئے ہے تا کہ وہ ان کے احوال پر مطلع نہ ہو اور یہ ممانعت اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو جان بوجھ کر نظر کرے اور اگر کسی کی نظر بغیر قصد پڑ جائے تو حرج نہیں۔(عمدۃ القاری، ج 22، ص 239، دار احیاء التراث العربی)

پہلی اور دوسری حدیث کے تحت مرقاۃ میں ہے:"الظاهر أنه محمول على إرادة الزجر والتغليظ، كما هو مذهب أبي حنيفة في الحديثين"ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث زجر و سختی کے ارادے پر محمول ہے جیسا کہ یہی دونوں حدیثوں میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، ج 06، ص 2298، دار الفکر، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا، وہاں بلا اجازت داخل ہو جانے کی طرح ہے، جیسے وہ ممنوع ہے ایسے ہی یہ ممنوع کہ اس میں گھر والوں کی بے پردگی ہے۔ اس عبارت سے معلوم ہو رہا

ہے کہ یہ فرمان عالی ڈانٹ ڈپٹ جھڑک کے لیے ہے آنکھ پھوڑ دینے کی اجازت کے لیے نہیں کیونکہ کسی کے گھر میں بلا اجازت چلے جانے پر اس کا قتل یا آنکھ پھوڑ دینا جائز نہیں کر دیتا، جیسے جان جان کے عوض ہے ایسے ہی آنکھ آنکھ کے عوض۔" (مرآۃ المناجیح، ج 05، ص 252، نعیمی کتب خانہ)

کتب فقہ میں سے تبیین الحقائق اور رد المحتار میں ہے، واللفظ للرد: "وفي معراج الدراية: ومن نظر في بيت إنسان من ثقب أو شق باب أو نحوه فطعنه صاحب الدار بخشبة أو رماه بحصاة ففقأ عينه يضمن عندنا. وعند الشافعي لا يضمن، لما روى أبو هريرة - رضي الله تعالى عنه - أنه - عليه الصلاة و السلام - قال «لو أن امرأ اطلع عليك بغير إذن فحذفته بحصاة وفقأت عينه لم يكن عليك جناح». ولنا قوله - عليه الصلاة والسلام - «في العين نصف الدية» وهو عام، ولأن مجرد النظر إليه لا يبيح الجناية عليه كما لو نظر من الباب المفتوح و كما لو دخل بيته ونظر فيه لم يجز قلع عينه؛ لأن قوله - عليه الصلاة والسلام - «لا يحل دم امرئ مسلم» الحديث يقتضي عدم سقوط عصمته، والمراد بما روى أبو هريرة المبالغة في الزجر عن ذلك" ترجمہ: اور معراج الدرایہ میں ہے کہ جس نے کسی انسان کے گھر میں دیوار یا دروازہ کے سوراخ سے یا اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے جھانکا اور گھر والے نے اس کو لکڑی چبھو دی یا کوئی کنکر پھینکا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو ہمارے نزدیک وہ ضامن ہو گا اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک ضامن نہیں کیونکہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں تم سے اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے اور یہ فرمان عام ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صرف اس کے گھر میں دیکھنا اس پر جنایت کرنے کو مباح نہیں کر سکتا، جیسے کسی نے کھلے ہوئے دروازے سے دیکھا اور جیسے کوئی اس کے گھر میں داخل ہو گیا اور اس میں دیکھا تو اس کی آنکھ پھوڑنا جائز نہیں، کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد "کسی مسلمان کا خون حلال نہیں۔۔ الخ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کی عصمت ساقط نہیں ہو گی اور جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تو اس فعل سے روکنے میں مبالغہ پر محمول ہے۔ (رد المحتار، ج 06، ص 550، دار الفکر-بیروت) (تبیین الحقائق، ج 06، ص 110، دار الفکر-بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net